CONSUMER REPORT

Station: Lahore | Date: Aug-14-06 | Release No: 014/06

http://www.khabrain.com E-mail:-khabrain@khabrain.com

LOCAL

ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت۔ لاہور، اسلام آباد، ملتان، کراچی، حیدرآباد، پشاور، سکھر اور مظفرآباد (آزاد کشمیر) سے شائع ہونیوالا قومی اخبار

چیف ایڈیٹر: ضیا شاہد

روزنامہ خبریں لاہور

Daily KHABRAIN

ایڈیٹر: امتنان شاہد

Saturday August 19, 2006

جلد 16 | ہفتہ 23 رجب المرجب 1427ھ 19 اگست 2006ء 4 بھادوں 2063 بکرمی صفحات 16 قیمت 7 روپے | شمارہ 38

فارماسیوٹیکل کمپنیوں کی طرف سے بیرونی دورے، مہنگے تحائف

ڈاکٹر مہنگی ادویات تجویز کر کے ذہنی امراض بڑھانے لگے

ڈاکٹروں اور کمپنیوں کے گٹھ جوڑ کے باعث ایک مریض اب چند سو روپے کے بجائے ماہانہ 3 ہزار خرچ کرنے پر مجبور، مہنگی ادویات کا کوئی خاص فائدہ بھی سامنے نہیں آیا

ایک کمپنی نے دماغی خلل کی دوائی متعارف کرانے کے بعد 70 پاکستانی اور دوسرے ممالک کے درجنوں ڈاکٹروں کو بنکاک کا دورہ کرایا، اس دوائی کی یومیہ خوراک 320 کی ہے

لاہور (نامہ نگار خصوصی) پاکستان میں نفسیاتی امراض میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے جس سے ذہن کو سکون دینے والی مہنگی ادویات بنانے والی کمپنیوں کی طرف سے

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 29

بقیہ نمبر 29 // ذہنی امراض

ڈاکٹروں کو بیرونی دورے کروانے سمیت مہنگے تحائف دیکر مہنگی ادویات تجویز کرنے کو کہا جاتا ہے۔ دی نیٹ ورک آف کنزیومر پروٹیکشن کی رپورٹ کے مطابق ملک میں ذہنی سکون پہنچانے والی ادویات کی سالانہ فروخت 3 ارب سے تجاوز کر چکی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایسی حساس ادویات بغیر نسخے کے بھی بازار میں فروخت کی جارہی ہیں۔ پاکستان کی ساڑھے پندرہ کروڑ کی آبادی میں 30 لاکھ افراد نشہ کرتے ہیں جبکہ 16 لاکھ سے زائد افراد کسی نہ کسی وجہ سے ذہنی تناؤ اور بیماریوں کا شکار ہیں اور وہ ڈاکٹروں کے ہاتھوں ذہنی سکون کیلئے مہنگی ادویات استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان میں ذہنی امراض کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ذہنی امراض میں مبتلا افراد میں سے 25 سے 66 فیصد خواتین اور 10 سے 40 فیصد مرد کسی نہ کسی نفسیاتی مسئلے یا ذہنی خلل کا شکار ہیں۔ ان میں سے ملکی آبادی کا ایک سے تین فیصد حصہ شدید ذہنی تناؤ کا شکار ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں خودکشیوں کی تعداد میں بھی دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ذہنی خلل کے شکار افراد پہلے چند سو روپے کی ادویات سے گزارہ کر لیتے تھے لیکن ذہنی سکون کی ادویات تیار کرنے والی کمپنیوں کی طرف سے بعض ڈاکٹروں کو فیملی سمیت بیرون ملک دورے کروانے اور گاڑیوں سمیت مہنگے تحائف دے کر اپنی کمپنیوں کی ادویات تجویز کرنے کی یقین دہانی لی جاتی ہے۔ ڈاکٹروں اور کمپنیوں کے اس گٹھ جوڑ کی وجہ سے ایک مریض اب چند سو روپے خرچ کرنے کے بجائے اوسطاً 3 ہزار روپے سالانہ خرچ کرنے پر مجبور ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کی طرح پاکستان کے لوگ ہیلتھ انشورنس سے ناواقف ہونے کی وجہ سے 80 فیصد مریض ادویات اور علاج معالجے کا بل اپنی جیب سے ادا کرنے پر مجبور ہیں اس کے برعکس ملک میں ذہنی صحت کی سہولت کا تقریباً فقدان ہے اور یہ صرف چند بڑے ٹیچنگ ہسپتالوں یا پرائیویٹ کلینکس میں نفسیاتی امراض کے شعبوں تک ہی محدود ہے۔ پاکستان میں صرف گنتی کے 150 سے 200 مستند ماہرین امراض نفسیات ہیں اگر یہ تعداد مجموعی ملکی آبادی پر تقسیم کی جائے تو 10 لاکھ افراد کے علاج کیلئے صرف ایک مستند ماہر نفسیات موجود ہے۔ یہ تعداد صورتحال کی سنگینی کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے۔ ان ماہرین میں بھی اکثریت بڑے شہروں میں ہے۔ ڈاکٹر کو بیرونی دورے کرانے کے حوالے سے کنزیومر نیٹ ورک کا کہنا ہے کہ ایک ملٹی نیشنل ادویہ ساز کمپنی نے حال ہی میں دماغی خلل کے علاج کیلئے پاکستان میں اپنی ایک دوا متعارف کرائی اور ساتھ ہی پاکستان بھر سے 70 ڈاکٹروں کو تین دن کے دورے پر بنکاک سیر کیلئے لے گئی۔ اس دورے پر آنے والے اخراجات کمپنی نے برداشت کیے۔ یہ دورہ صرف پاکستانی ڈاکٹروں کو ہی نہیں کرایا گیا بلکہ دوسرے ملکوں کے بھی بہت سے ڈاکٹروں نے اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے۔ ایک اندازے کے مطابق اس دورے کے دوران صرف پاکستانی ڈاکٹروں پر 70 لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔ اسی کمپنی کی طرف سے ذہنی سکون کیلئے متعارف کرائی گئی یومیہ خوراک پر 320 روپے اور ماہانہ 9600 روپے خرچ آتے ہیں جو پاکستان جیسے غریب ملک کی اکثریت کی پہنچ سے دور ہے۔ پاکستان میں گزشتہ مالی سال کے دوران نفسیاتی امراض کے علاج کیلئے استعمال ہونے والی ادویات 3 ارب سے زائد کی ہیں اور یہ صرف ایلوپیتھک ادویات ہیں جبکہ دوسرے طریقہ علاج میں بھی اس مرض کے حوالے سے ادویات کی لسٹ میں اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 4-2003ء کے دوران ایسی ادویات کی فروخت 2 ارب 76 کروڑ روپے تھی۔ ان میں اینٹی ڈپریشن (ذہنی دباؤ کم کرنے والی) ادویات کی فروخت 82 کروڑ 11 لاکھ روپے رہی جو اس سے پہلے سال کے مقابلے میں 23 فیصد زیادہ ہے۔ اسی طرح نشہ اور خواب آور ادویات کی فروخت ایک ارب 36 کروڑ رہی جن میں بالترتیب 18 اور 137 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ذہنی محرک ادویات کے نام سے پہچانی جانے والی نوٹروپیکس ادویات کی فروخت بھی 18 کروڑ 76 لاکھ روپے تک جا پہنچی ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق بعض ڈاکٹر ایسی ادویات کو مختلف ذہنی عوارض اور نفسیاتی مسائل میں استعمال کرا رہے ہیں جبکہ طبی نقطہ نگاہ سے ان کا کوئی خاص فائدہ سامنے نہیں آیا۔ یہ اعداد و شمار ایک ایسے ملک میں گھمبیر صورتحال کے عکاس ہیں جہاں تین چوتھائی عوام خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ایسے نفسیاتی ادویات کے استعمال اور فروخت کے حوالے سے کمزور قواعد و ضوابط صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ حقیقی ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ ایسی ادویات کی فروخت اور استعمال سے لوگوں کو مالی مشکلات کا سامان کرنا پڑ رہا ہے جبکہ ایسی ادویات تیار کرنے والی کمپنیوں کے بینک بیلنس میں خاطر خواہ اضافہ کیا جارہا ہے۔ پاکستان اور دوسرے ایشیائی ممالک میں ذہنی امراض کے حوالے سے تیار ہونے والی ادویات ساز کمپنیاں اپنے پنجے گاڑنے میں کامیاب ہوتی جارہی ہیں جس سے ایسی ادویات کی بہتات بذات خود ذہنی مریضوں کی تعداد میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔

TheNetwork for Consumer Protection
40-A Ramzan Plaza, G-9/Markaz, Islamabad
Ph: 051 226 1085, Fx: 051 226 2495; www.thenetwork.org.pk